سوال: دین اور مذہب میں فرق بیان کریں۔ انسانی زندگی میں دین کے انفرادی اور اجتماعی اثرات لکھیں۔

جواب: قرآن جس دعوے کے ساتھ انسانوں کو اس دین کی طرف دعوت دیتا ہے وہ ان الفاظ میں ہے "إن الدين عند الله الإسلام" بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ (القرآن) عام لوگ اسلام کو ایک مذہب خیال کرتے ہیں جسکا آغاز چودہ سو برس پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ گویا ان کے نزدیک اس دین کے بانی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے!!؟
اس آیت مبارکہ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دین باقی مذاہب کی طرح سے صرف ایک مذہب نہیں ہے بلکہ "الدین" کہا گیا ہے جسکا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔ جب ایک غیر مسلم اس آیت کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ سرسری طور پر اس سے گزر جاتا ہے کہ ہر دوسرے مذہب کی طرح یہ مذہب بھی اپنے برحق اور دوسرے مذاہب کے باطل ہونے کا مدعی ہے۔ اور ایک مسلمان اس وجہ سے غور نہیں کرتا کیونکہ وہ اسکو برحق مانتا ہے۔ جبکہ اس آیت پر غور و فکر کی ضرورت ہے اور "الدین" کے مفہوم کو متعین کرنا اور لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے۔

دین کا مفہوم:

عربی زبان میں دین کے کئی معنی ہیں (1) غلبہ و بلندی (2) طریقہ و مسلک (3) جزا و بدلہ (4) اطاعت و غلامی۔

اصطلاح میں دین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کے جو احکام دیے ہیں ان کی اطاعت اور پیروی کرنا۔

الدین: الدین میں جو 'ال' استعمال ہوا ہے اسکا یہی مطلب ہے جو انگریزی میں 'The' لگانے سے ہے۔ جو فرق This is a way of life اور This is the way of life میں ہے یہی فرق یہاں ہے۔ قرآن یہ دعوی نہیں کر رہا کہ دین اسلام طریقِ زندگی ہے

بلکہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ صرف دین اسلام ہی حقیقی طریق زندگی ہے۔

مذہب کا مفہوم:

مذہب عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں راستہ، طریقہ، اعتقاد اور اصول
اصطلاحی معنی: مذہب ان ہدایات اور احکامات کا نام ہے جو وقتاً فوقتاً
اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہ السلام کے ذریعے اپنے بندوں کے لئے بھیجے،
جن پر گامزن ہو کر انسان دنیا اور آخرت کی زندگی سنوار سکے۔

دین اور مذہب میں فرق:

۱۔ عقیدۂ توحید:

دین میں خالص عقیدۂ توحید کو بیان کیا گیا ہے جو ہر طرح کی تجسیم (اللہ کے لئے جسم کے بارے میں عقیدہ) اور شرک سے پاک ہے۔
مذاہب میں عقیدہ توحید شرک کی آمیزش کے ساتھ موجود ہے جیسا کہ عیسائیت میں تثلیث، یہودیت میں عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دینا جبکہ ہندومت میں ترمورتی وغیرہ۔

۲۔ ہر نبی کی تصدیق:

دین حضرت آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی پر ایمان لانے اور ان کی تصدیق کا نام ہے۔
مذاہب بعض انبیاء پر ایمان اور بعض کے انکار پر مشتمل ہیں جیسے یہودیت اور عیسائیت جبکہ ہندوازم اور دیگر مذاہب میں انبیاء کا وہ تصور ہی نہیں ہے جو الہامی روایت کا حامل ہے۔

۳۔ عقیدۂ آخرت:

دین میں عقیدۂ آخرت کا پورا تصور موجود ہے جس میں قبر، قیامت، حشر نشر، میزان، حوض کوثر، جنت، دوزخ وغیرہ شامل ہے۔
مذاہب میں عقیدۂ آخرت کا ناقص جزوی اور غیر اسلامی تصور موجود ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

۴۔ حلال وحرام:

دین میں حلال وحرام کے درست امتیازات موجود ہیں جبکہ مذاہب میں حلال وحرام کا کوئی فرق نہیں ہے۔

5۔ وحی الہی:

دین کے اندر عملی زندگی میں رہنمائی وحی الہی سے حاصل ہوتی ہے۔

مذاہب میں عملی زندگی میں رہنمائی عقل عام سے حاصل ہوتی ہے۔

6۔ تعلیمات میں تفریق:

آدم علیہ السلام سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک دین ایک ہی ہے، جس میں کوئی تفریق نہیں۔ انبیاء کی تعلیمات میں اختلاف دین کی وجہ سے نہیں ہے شریعت کی وجہ سے ہے۔

مذاہب اپنی تعلیمات میں تفریق پر مبنی ہے

7: تعلیمات میں تحریف:

دین کے داعی انبیاء علیہم السلام، الہامی تعلیمات میں بال برابر بھی کمی یا زیادتی نہیں کر سکتے۔

مذاہب کے داعی پوپ، پنڈت وغیرہ اپنی آراء مذاہب کا حصہ بنا کر پیش کرتے ہیں۔

8۔ عالمگیریت:

دین کی دعوت پوری نوع انسانی کے لئے ہے جس میں عالمگیریت ہے۔

مذاہب کی دعوت میں عالمگیریت نہیں ہے۔

۹۔ انسانوں کا مرتبہ:

دین میں سارے انسان برابر اور محترم ہیں سوائے اہل تقوی کے۔

مذاہب میں سارے انسان برابر محترم نہیں ہیں بلکہ انسانوں کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۰۔ غیر متبدل:

دین کے اصول الہامی اور غیر متبدل ہیں۔

Date:

مذاہب میں اخلاقی اصولوں کے سوا باقی اصول الہامی نہیں ہیں۔ تبدیل ہو سکتے ہیں۔

انسانی زندگی میں دین کے اثرات:

اگر ہم اپنے ارد گرد کے ماحول پر نظر ڈالیں تو کوئی بھی فرد یا شخص ایسا نہیں ہوگا جس کا کسی نہ کسی دین یا مذاہب سے خاص تعلق نہ ہو یعنی وہ شخص اس دین کا پیروکار ضرور ہوگا یہ وجہ ہے کہ اگر کسی بھی فرد کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو اس کی زندگی میں دین کے اثرات ظاہر ہونگے۔

انفرادی زندگی پر اثرات:

1- توحید کو قائم کرنا:

اگر مذاہب عالم کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مذہب یا دین کی اساس توحید باری تعالیٰ ہے۔ تمام انبیاء کرام نے توحید اور خدا شناسی کی تعلیم دی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے "وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون" اور ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو وحی دے کر بھیجا کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم میری عبادت کرو۔ (القرآن) اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے یا نہ ماننے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی میں کوئی کمی زیادتی نہیں ہوتی ہے اس عقیدہ میں انسان کے لئے فوائد مضمر ہیں جن سے انسانیت کی بقا مضبوط ہوتی ہے۔

2- علمی ترقی:

مذہب یا دین علوم اور سائنس کی ترقی کا ضامن ہے اس نے انسان کو سبق دیا ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے اور کائنات کی ہر چیز انسان کی آسائش کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس سبق نے انسان کو کائنات کے عناصر کی تحقیق

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

میں لگا دیا ہے جس سے مختلف علوم و شعبا ئنس میں ترقی ہوئی ہے اور

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہر لحاظ سے اچھے برے کی تمیز سکھائی ہے اور علم کی اہمیت

سے انسانوں کو آگاہ کیا فرمان باری تعالیٰ ہے هل یستوی الذین یعلمون والذین لا

یعلمون "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں"۔

3۔ انسانی عظمت:

دین کا ایک لازم جز انسانی عظمت ہے جبکہ انسان اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک

تسلیم کرتا ہے تب وہ دنیا کی ہر غلامی سے نجات پاتا ہے اور اس کو پوری

کائنات پر برتری حاصل ہوجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں

ارشاد فرمایا: وسخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض جمیعاً منه "اور آسمان

اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب کا سب تمہارے لئے مسخر کر دیا"

4۔ اخلاقی ترقی:

انسان کی اخلاقی ترقی کے لئے دین سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جس سے

انسان اپنے اخلاق کو بہتر کر سکے۔ دین اسلام اپنے پیروکاروں کو مکمل

اخلاقی تربیت فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: بعثت لاتمم

مکارم الاخلاق و محاسن الاعمال "مجھے بزرگ اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کے

لئے بھیجا گیا ہے"

5۔ عقل کی راہنمائی:

انسان کی عقل کوتاہ اور ناقص ہے۔ مذہب نے انسان کو عقل کی راہنمائی

کے لئے عائلی، سیاسی، اقتصادی اصول وضع کر دیئے ہیں تاکہ انسان

ان اصولوں کی روشنی میں ہر طرح کے مسائل حل کر سکے اگر انسان کے سامنے وہ

اصول نہ ہوتے تو وہ ہلاکت و بربادی کے گڑھے میں گر جاتا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

انا انزلنه قرانا عربیا لعلکم تعقلون "ہم عربی میں قرآن کو نازل کیا تاکہ

تم عقل کرو"۔

Day:

Date:

اجتماعی زندگی پر اثرات:

1- اتحادِ نسلِ انسانی:

دین کی بنیادی اساس عقیدہ توحید ہے جو کہ نسلِ انسانی کے اتحاد کے کونے کا پتھر ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر اتحاد کی عمارت قائم ہے۔ توحید یہ سبق دیتا ہے کہ تمام نوعِ انسانی کو محبت و اتحاد سے زندگی بسر کرنی چاہیے کیونکہ وہ سب ایک رب کی عبادت کرنے والے ہیں۔ دین نسلِ انسانی کے اتحاد میں خاص کردار ادا کرتا ہے۔

2- امن کا قیام:

دین امنِ عالم کا ضامن ہے کیونکہ دین اسلام عالمگیر اخوت، اتحاد، محبت اور مساوات کو جنم دیتا ہے اور نفرت و عداوت کو بالکل ختم کرتا ہے۔ جب دشمنی اور تعصب قوموں میں سے مٹ جائے تو دنیا میں امن قائم کرنا مشکل نہیں رہتا۔

3- مساوات:

دین ہی انسانی زندگی میں مساوات کا درس دیتا ہے۔ عدل و انصاف پر ابھارتا ہے اور ظلم و ستم سے روکتا ہے۔ دین اسلام کی تعلیمات نے نسلی، قومی اور لسانی امتیازات کو ختم کر دیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: المسلم اخو المسلم "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔" اس لیے چاہیے کہ آپس میں عزت و احترام سے رہیں اور حقوق ادا کریں۔

4- انسانی فلاح و بہبود:

دین انسان کی روحانی اور مادی فلاح کا ضامن ہے اس نے ہی وہ اصول مقرر کیے ہیں جن پر چل کر انسان کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ اگر مذہبی دنیا کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ ہر مذہب میں عبادتِ الٰہی کا تصور پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر مذہب میں زندگی کو بہتر بنانے کے اصول بیان فرمائے گئے ہیں۔ دین اسلام نے اس کا خاص خیال رکھا ہے۔

Scanned with CamScanner

5- رواداری:

دین نے ہمیں رواداری کا پیغام نوعِ انسانی کے ہر طبقے تک پہنچانے کا حکم دیا ہے اور ایسے قوانین اور اصول مقرر کیے ہیں کہ کسی بھی طرح کا خون خرابہ نہ ہو۔ رسولوں کی تصدیق کرنا دین کا حصہ ہے تاکہ باقی مذاہب کے ساتھ برتاؤ اچھا رہے۔ آپس میں تعصب نہ کیا جائے۔

6- جزا و سزا کا جذبہ:

دین اسلام نے عقیدہ آخرت، بعث بعد الموت کا علم دیا ہے جس سے انسانوں کے اندر جزا و سزا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے حقوق کو بخوبی ادا کرتے ہیں۔ اپنے معاملات میں دھوکا، جھوٹ یا خیانت سے کام نہیں لیتے ہیں کیونکہ ان کو خدا سے ملاقات کا یقین ہوتا ہے اور وہ اس دن ندامت نہیں اٹھانا چاہتے۔

خلاصہ بحث:

قرآن حکیم کے مطابق ذات باری تعالیٰ محض پیدا کرنے والی ہی نہیں بلکہ راہنمائی کرنے والی بھی ہے۔ انسان کی راہنمائی کے لئے ایک جامع اور مکمل نظام زندگی یا "الدین" کی ہدایت اس نے پیغمبروں کے ذریعے بھیجی ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ خود سری چھوڑ کر اس کے سامنے گردن جھکا دے۔

ــــــ